
THE
SECOND PAIR
OF EYES

دہلیز 6

آنکھوں کا دوسرا جوڑا

کچھ سچائیاں پڑھائی سے آتی ہیں۔

کچھ تجربے سے۔

اور پھر وہ ہیں جنہیں قبول کرنا سب سے مشکل ہے۔

وہ جنہیں دوسرے ہم سے پہلے دیکھ لیتے ہیں۔

ایک لمبے عرصے تک میں سمجھتا رہا کہ دیکھنے والا میں ہوں۔

وہ پیشہ ور جو تجزیہ کرتا ہے۔

وہ آدمی جو پرکھتا ہے۔

وہ شخص جو اپنے گرد ہونے والی باتوں کی تعبیر کرتا ہے۔

میں غلط تھا۔

پیچھے مڑ کر دیکھوں تو معلوم ہوتا ہے کہ میری زندگی کی کچھ اہم ترین باتیں پہلے اُن عورتوں نے سمجھیں جو راستے میں ملیں۔

اس لیے نہیں کہ وہ زیادہ پڑھی لکھی تھیں۔

اس لیے نہیں کہ وہ زیادہ خوش قسمت تھیں۔

اس لیے نہیں کہ اُن کے پاس ایسی خبر تھی جو مجھے نہیں تھی۔

بس اس لیے کہ وہ دیکھ لیتی تھیں۔

ایک اور طرح سے۔

زیادہ تیزی سے۔

زیادہ گہرائی سے۔

کم خلفشار کے ساتھ۔

مرد اکثر نتائج پر فریفتہ ہوتے ہیں۔

عورتیں، کہیں زیادہ کثرت سے، اشاروں کو دیکھتی ہیں۔

مرد سمت دیکھتا ہے۔

عورت حرکت دیکھتی ہے۔

مرد الفاظ سنتا ہے۔

عورت وہ سنتی ہے جو الفاظ کہنے سے کتراتے ہیں۔

ظاہر ہے ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔

مگر اتنی بار ہوتا ہے کہ توجہ کا حق رکھتا ہے۔

اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں مجھے غیر معمولی عورتیں ملیں۔

منتظم۔

ساتھی۔

گاہک۔

افسر۔

مائیں۔

بیٹیاں۔

دوست۔

بہت سی مختلف ملکوں سے آئی تھیں۔

مختلف زبانیں۔

مختلف ثقافتیں۔

پھر بھی ان میں ایک بات مشترک تھی۔

وہ لوگوں کو اُن کے اپنے آپ کو سمجھنے سے پہلے سمجھ لیتی تھیں۔

پہلے پہل میں نے اس صلاحیت کو وجدان سمجھا۔

وقت کے ساتھ میں نے اسے انسانی تجربہ کہا۔

کیونکہ جب بہت سے لوگ اعداد و شمار دیکھ رہے تھے، وہ انسانوں کو دیکھ رہی تھیں۔

اور انسان ہمیشہ اعداد و شمار سے پہلے ہوتے ہیں۔

جو کچھ ہندسوں میں ہوتا ہے، وہ تقریباً ہمیشہ لوگوں سے شروع ہوتا ہے۔

جن تبدیلیوں نے آگے چل کر میرا راستہ بدلنا تھا، اُن میں سے کئی کو مجھ سے پہلے کسی عورت نے پہچانا۔

کبھی وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی تھیں۔

ایک جملہ۔

ایک خاموشی۔

ایک فکر۔

بظاہر ایک غیر اہم مشاہدہ۔

کچھ حیرت انگیز نہیں۔

کچھ ڈرامائی نہیں۔

اور پھر بھی، مہینوں یا برسوں بعد، وہ الفاظ لوٹ آتے تھے۔

اور وہ درست ہوتے تھے۔

وقت کے ساتھ میں نے سننا سیکھا۔

مروت کی وجہ سے نہیں۔

عقل کی وجہ سے۔

کیونکہ دنیا اتنی پیچیدہ ہے کہ اسے ایک ہی زاویے سے سمجھا نہیں جا سکتا۔

ہر انسان راستے کا ایک حصہ دیکھتا ہے۔

پورا نقشہ کوئی نہیں دیکھتا۔

جو عورتیں میری زندگی سے گزریں، انہوں نے مجھے وہ سکھایا جو کوئی کمپنی نہیں سکھا سکتی تھی۔

کہ تعلق سودے سے پہلے آتا ہے۔

ہمیشہ۔

معاہدہ اتفاق پیدا کر سکتا ہے۔

تعلق اعتماد پیدا کر سکتا ہے۔

اور اعتماد اُس وقت بھی زندہ رہتا ہے جب معاہدہ کافی نہیں رہتا۔

میں نے بہت طاقتور لوگوں کو اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے سب کچھ گنواتے دیکھا ہے۔

اور بظاہر کمزور لوگوں کو اسی کے بل پر دنیائیں تعمیر کرتے دیکھا ہے۔

جب میں اپنی کہانی میں موجود عورتوں کے بارے میں سوچتا ہوں، تو مجھے عہدے یاد نہیں آتے۔

مجھے اُن کی ان دیکھی خدمات یاد آتی ہیں۔

وہ جو انہوں نے دیا اور جس کا کریڈٹ انہیں نہیں ملا۔

حقیقت کے مختلف حصوں کو ایک ساتھ تھامے رکھنے کی صلاحیت۔

خاندان۔

کام۔

رشتے۔

زخم۔

امیدیں۔

بہت سے مرد زندگی کا سامنا مقاصد کے ایک سلسلے کے طور پر کرتے ہیں۔

بہت سی عورتیں اس کا سامنا رشتوں کے ایک جال کے طور پر کرتی ہیں۔

شاید اسی لیے وہ اکثر کچھ نتیجوں تک پہلے پہنچ جاتی ہیں۔

وہ بندھن دیکھتی ہیں۔

وہ اثرات دیکھتی ہیں۔

وہ نتائج دیکھتی ہیں۔

مجھے اپنی زندگی کا وہ دور یاد ہے جب مجھے یقین تھا کہ مجھے ہر چیز خود ہی حل کرنی ہے۔

یہ مردوں میں پھیلی ہوئی ایک بیماری ہے۔

یہ سمجھنا کہ طاقت اور خود کفالت ایک ہی چیز ہیں۔

یہ سمجھنا کہ مدد مانگنا کمزوری ہے۔

یہ سمجھنا کہ نازکی ایک نقص ہے۔

یہ عورتیں تھیں جنہوں نے وہ یقین گرا دیا۔

بڑی بڑی تقریروں سے نہیں۔

مثال سے۔

مجھے دکھا کر کہ اصل طاقت سب کچھ اٹھا لینے میں نہیں ہے۔

وہ ایسے مضبوط رشتے بنانے میں ہے کہ سب کچھ اکیلے اٹھانا نہ پڑے۔

یہ ایک انقلابی دریافت تھی۔

کیونکہ اس نے دنیا کو دیکھنے کا میرا انداز بدل دیا۔

اور اپنے آپ کو دیکھنے کا انداز بھی بدل دیا۔

ہر ثقافت کے پاس کامیابی کی اپنی تعریفیں ہیں۔

خطاب۔

عہدے۔

پیسہ۔

وقار۔

وقت کے ساتھ میں نے سیکھا کہ ایک اور پیمانہ بھی ہے۔

وہ لوگ جو ٹھہرے رہتے ہیں۔

جو تمہارے ساتھ کھڑے رہتے ہیں جب کچھ پانے کو نہیں ہوتا۔

جو تم پر یقین رکھتے رہتے ہیں جب تم خود مشکل سے رکھ پاتے ہو۔

جو تمہارا بہتر حصہ اُس کے ظاہر ہونے سے پہلے دیکھ لیتے ہیں۔

میری زندگی میں یہ کردار ادا کرنے والوں میں بہت سی عورتیں تھیں۔

اور اس حقیقت کو نظرانداز کرنا ممکن نہیں۔

کتابیں اکثر ہیروؤں کا جشن مناتی ہیں۔

سوانح عمریاں مرکزی کرداروں کا جشن مناتی ہیں۔

اصل زندگی کہیں زیادہ ایماندار ہے۔

ہر راستے کے پیچھے وہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے اسے بنانے میں حصہ ڈالا۔

وہ لوگ جو عنوانوں میں نہیں آتے۔

وہ لوگ جو پہچان نہیں ڈھونڈتے۔

وہ لوگ جو اُسے ممکن بناتے ہیں جس پر دوسرے دستخط کرتے ہیں۔

جب میں اپنی کہانی سے گزرنے والی عورتوں کے بارے میں سوچتا ہوں، تو ٹھیک یہی سوچتا ہوں۔

اُن کی دیکھ لینے کی صلاحیت۔

سمجھ لینے کی۔

سہارا دینے کی۔

درست کرنے کی۔

پہلے سے بھانپ لینے کی۔

اور سب سے بڑھ کر ایک سادہ سچ یاد رکھنے کی۔

کوئی واقعی کچھ بھی اکیلے نہیں بناتا۔

ہم کسی کام پر دستخط کر سکتے ہیں۔

ہم تصویر میں آ سکتے ہیں۔

ہم کہانی سنا سکتے ہیں۔

مگر ہر کہانی کے پیچھے ہمیشہ ایک ان دیکھی جماعت ہوتی ہے۔

میرے معاملے میں، اُس جماعت کا ایک اہم حصہ نسوانی چہرہ رکھتا تھا۔

اسی لیے یہ کہنا کہ عورتوں نے اسے پہلے دیکھ لیا تھا، کوئی اشتعال انگیزی نہیں ہے۔

یہ ایک اعتراف ہے۔

کیونکہ کئی بار، اس سے بہت پہلے کہ میں سمجھتا کہ کیا ہو رہا ہے، وہ سمجھ چکی تھیں۔

عورتوں نے پہلے سمجھ لیا تھا۔